سورة يوسف

آیات ۱ - ۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓرٰ ۟ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۟ ١ اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ٢ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ
اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَاۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖۗ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ٣ اِذْ قَالَ
يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ٤ قَالَ يٰبُنَيَّ
لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰۤى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ٥ وَ
كَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰۤى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَاۤ
اَتَمَّهَا عَلٰۤى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۧ ٦
لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖۤ اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ ٧ اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰۤى اَبِيْنَا مِنَّا وَنَحْنُ
عُصْبَةٌ ؕ اِنَّ اَبَانَا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنِ ۚۖ ٨ اقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِيْكُمْ وَ
تَكُوْنُوْا مِنْ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ٩

سُوْرَۃُ یُوْسُفَ

- نام - سُوْرَۃُ یُوْسُفَ
- قرآن پاک کی بیشتر سورتوں کے نام کسی موضوع سے متعلق نہیں بلکہ محض شناخت کے لیے ہیں لیکن اس سورت کا نام حضرت یوسف علیہ السلام کے نام پر اس لیے رکھا گیا ہے کہ اس میں مناسب تفصیل کے ساتھ آپ علیہ السلام کے حالات بیان کیے گئے ہیں (آپ کا ذکر نام کے ساتھ اس سورت میں ۲۵ مرتبہ آیا ہے، جبکہ پورے قرآن میں ۲۷ مرتبہ)
- سورت کا حجم : یہ سورۃ 111 آیات اور 12 رکوع پر مشتمل ہے (حجم کے اعتبار سے کم و بیش سورۃ یونس اور ہود جیسی)
- **زمانۂ نزول** – یہ بھی مکی سورت ہے اور یہ سورۃ ہود کے بعد نازل ہوئی
- قرآن کی دیگر سورتوں کے بر عکس اس سورۃ کا پورا مضمون ایک دوسرے سے مربوط اور ایک واقعہ کے نشیب و فراز سے متعلق ہے
- **سابقہ سورت (ہود) سے سورۃ یوسف کا ربط** : گزشتہ سورۃ انبیاء کرام علیہم السلام کے حالات پر مشتمل تھی یہ سورت اس کا تتمہ ہے، گزشتہ سورۃ میں قوموں کی زیادتیوں کا بیان ہوا یہاں اپنے بھائیوں کے ظلم و ستم کا بیان ہے، گزشتہ سورۃ میں صبر کا حکم ہوا جب کہ اس سورۃ میں اس کے نمونہ کا بیان ہو رہا ہے، گزشتہ سورۃ میں توحید، رسالت، معاد اور حقانیت قرآن مجید کا بیان تھا اس صورت میں بھی انہی بنیادی چیزوں کا بیان ہے
- **سورت کا شان نزول** : یہ بیان کیا جاتا ہے کہ یہود نے قریش مکہ کے ذریعہ نبی اکرم ﷺ کا امتحان لینے کے لیے سوال پوچھا کہ بنی اسرائیل کا فلسطین کے علاقے کنعان سے مصر کی طرف ہجرت کا سبب کیا تھا؟ اہل عرب اس سوال کے جواب سے ناواقف تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس سوال کا جواب اس سورہ مبارکہ میں عطا فرما کر نبی اکرم ﷺ کو امتحان میں سرخرو کیا اور آپ ﷺ کی رسالت کی حقانیت کو ثابت کر دیا۔

سُوْرَۃُ یُوْسُف

- **سورت کا موضوع:** حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعات کی روشنی میں حضورِ اکرم ﷺ کے شاندار اور روشن مستقبل کی طرف اشارہ، اور نبی اکرم ﷺ کو فتح مکہ، کامل اقتدار اور غلبۂ اسلام کی بشارت دی گئی
- **آپ کی نبوت کا ثبوت:** اس سورۃ میں حضرت یوسف علیہ السلام کی سیرت طیبہ، تاریخ اور واقعات کو نہایت ہی احسن انداز میں بیان کیا گیا ہے اور یہ وضاحت کردی گئی ہے کہ نزول قرآن سے پہلے آپ ﷺ بھی یوسف علیہ السلام کی سیرت، تاریخ اور واقعات سے واقف نہیں تھے۔ اس واقعے کو تفصیلاً بتا کر گویا آپ ﷺ کی دعوت و رسالت کا انکار کرنے والوں پر حجت قائم کردی گئی کہ انہیں بھی علم تھا کہ اس واقعے کا علم ہونے کا آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں تھا سوائے وحی کے
- **آپ ﷺ کے لیے تسلی کا سامان:** حضرت یوسف علیہ السلام اپنے بھائیوں کی سازش کے نتیجے میں بڑے سخت حالات سے گزرے، لیکن آخر کار اللہ تعالیٰ نے انہی کو عزت، شوکت اور سربلندی عطا فرمائی۔ آپ ﷺ کو تسلی کہ آپؐ بھی اہل مکہ کی مخالفتوں کو خاطر میں نہ لائیں۔ برادران یوسف کی طرح ان کے ناپاک منصوبے ناکام ہو جائیں گے اور بالآخر ایک دن ان کو آپ کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ہی پڑے گا، اور حق غالب ہو کر رہے گا۔

تاریخ شاہد ہے کہ ایسا ہی ہوا، فتح مکہ کے بعد کفار قریش آپؐ کے سامنے جمع کیے گئے تو آپؐ نے ان سے سوال کیا کہ تم مجھ سے کیا توقع رکھتے ہو ؟ میں تمہارے ساتھ کیسا برتاؤ کروں گا ؟ انھوں نے کہا کہ أَخٌ كَرِيمٌ ، وَابْنُ أَخٍ كَرِيمٍ کہ آپ ہمارے کریم النفس بھائی ہیں، اور کریم النفس بھائی کے بیٹے ہیں، تو آپؐ نے فرمایا کہ میں آج تمہیں وہی کہتا ہوں جو یوسف نے اپنے بھائیوں کو کہا تھا کہ آج تم پر کوئی پابندی نہیں، جاؤ، تم سب آزاد ہو (سیرت ابن ہشام)

سُوْرَةُ يُوْسُف

○ **سورت یوسف (آیات کا تجزیہ):**

1. آیات ۱تا ۶ حضرت یوسفؑ کا خوش کن خواب
2. آیات ۶ تا ۱۸ برادران یوسفؑ کی سازش
3. آیات ۱۹تا ۳۴ حضرت یوسفؑ عزیز مصر کے گھر میں
4. آیات ۳۵تا ۵۳ حضرت یوسفؑ قید خانہ میں
5. آیات ۵۴تا ۵۷ حضرت یوسفؑ شاہ مصر کے دربار میں
6. آیات ۵۸تا ۹۳ برادران یوسفؑ دربار یوسف میں
7. آیات ۹۴تا ۱۰۱ حضرت یعقوبؑ کے خاندان کی مصر آمد
8. آیات ۱۰۲تا ۱۱۱ انسانوں کی اکثریت کے طرز عمل پر بصیرت افروز تبصرہ

○ **سورت میں قصۂ یوسف علیہ اسلام کے علاوہ دوسرے مباحث:**

- صداقت قرآن
- دعوتِ توحید
- دعوتِ آخرت
- اثبات رسالت (محمد ﷺ)
- منکرینِ کو دعوت اسلام اور فہمائش اور عبرت و نصیحت کی دعوت

سُوْرَۃُ یُوْسُف

- خصوصیات قصہ ٔیوسف علیہ السلام: (احسن القصص)
- قصہ ٔیوسف علیہ السلام پورے قرآنِ مجید میں بطور واقعہ ایک دفعہ آیا ہے، پھر جس ترتیب کی رعایت اس واقعہ میں کی گئ ہے دوسرے واقعات میں نہیں پائی جاتی۔
- پورا واقعہ ٔیوسفؑ تقریباً ۱۰۰ آیات پر مشتمل ہے، یوں طوالت کے اعتبار سے یہ قرآنِ کریم کا سب سے طویل قصہ ہے
- قرآن مجید عام طور پر واقعات کو تاریخی انداز سے بیان نہیں کرتا۔ مگر اس واقعہ کو بڑی حد تک تاریخی انداز پر بیان کیا ہے۔ کیوں؟

← یہ واقعہ آپؐ کی رسالت کے امتحان کے پسِ منظر میں نازل ہوا اس لیے یہ ضروری تھا کہ پورا واقعہ سلیس انداز میں بیان کیا جائے۔ لیکن چونکہ یہ بات قرآن کریم کے اسلوب اور مقصد سے ہٹی ہوئی تھی اس لیے اس قصے کے درمیان میں موقع بموقع واقعات سے نتائج بھی اخذ کیے گئے ہیں، جس سے قرآن کا پڑھنے والا یہ محسوس کرتا ہے کہ یہ کوئی تاریخی کتاب نہیں

- اس قصے کا مرکزی کردار حضرت یوسف علیہ السلام کی ذاتِ گرامی ہے، قرآن مجید نے آپ کو اعلیٰ کردار کا حامل، حسنِ اخلاق کا مرقع، ایک پر کشش، ہمہ جہت، صابر و شاکر، عالی ہمت اور باوقار شخصیت کے طور پر پیش کیا ہے
- یہ محض قصہ نہیں ہے بلکہ اس میں انفرادی و اجتماعی زندگی کے بے شمار رموز بیان کیے گئے ہیں۔ اس میں دین و دنیا، سیرت و سوانح، سیاست و حکومت کے رموز، انسانی نفسیات، معاشی خوشحالی کی تدبیر، زہد و تقوی کی دستگیری، انبیاء و صالحین، ملائکہ و شیاطین، جنّ و اِنس، چوپاؤں اور پرندوں کا تذکرہ، بادشاہوں، تاجروں، عالموں اور جاہلوں کے حالات، راہ راست سے ہٹ جانے والی عورتوں کی حیلہ سازی، مکاری اور حیا باختگی، گمنامی و شہرت، غربت و ثروت، عزت و ذلت اور صبر و ثبات کا تذکرہ، یوں ان تمام خواص نے اس کو بہترین قصہ (احسن القصص) بنا دیا ہے

سُوْرَةُ يُوْسُف

- حضرت یوسف اور آپ ﷺ کے حالات میں مشابہات:

1. حضرت یوسف علیہ السلام کی نبوت کا آغاز رؤیائے صالحہ سے ہوا جس کا ذکر آگے آتا ہے اور آنحضرت ﷺ کی نبوت کا آغاز بھی رؤیائے صالحہ سے ہوا (جیسا کہ حدیثِ مبارک میں مذکور ہے)
2. حضرت یوسف علیہ السلام پر ان کے بھائیوں نے حسد کی اور مختلف تکلیفیں پہنچائیں بالآخر غلبہ حضرت یوسف علیہ السلام کو ہوا، اسی طرح آنحضرت ﷺ کو قریش مکہ نے شدید تکلیفیں پہنچائیں (حتیٰ کہ جیسے یوسف علیہ السلام کو قتل کرنے کے لیے ان کے بھائیوں نے سوچا اس طرح قریش نے بھی دارالندوہ میں آپؐ کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا) بالآخر غلبہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو فتح مکہ کی صورت میں دیا۔
3. جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام نے بھائیوں کو معاف کردیا تھا، اسی طرح آنحضرت ﷺ نے فتح مکہ کے دن قریش کو معاف کردیا تھا۔
4. جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام معاف کرنے کے بعد زبان پر شکوہ شکایت نہیں لائے، اسی طرح آپ ﷺ نے بھی کوئی شکوہ اور شکایت نہیں کیا
5. جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام نے بھائیوں کے ساتھ سلوک واحسان کیا اور ان کا مالی تعاون کیا۔ اسی طرح آپ ﷺ نے قریش مکہ کے ساتھ سلوک واحسان فرمایا اور غنائم غزوۂ حنین سے بطور تالیف قلب سوسو اونٹ عطا فرمائے۔

حضرت یوسف علیہ السلام

- حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے، حضرت اسحاق علیہ السلام کے پوتے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پڑپوتے تھے، بائبل کے مطابق (جس کی تائید قرآن کے اشارات سے بھی ہوتی ہے) حضرت یعقوبؑ کے ۱۲ بیٹے، ۴ بیویوں سے تھے، حضرت یوسفؑ اور ان کے چھوٹے بھائی بن یمین ایک بیوی سے، اور باقی ۱۰ دوسری بیویوں سے
- فلسطین میں حضرت یعقوب علیہ السلام کی جائے قیام حبرون (موجودہ الخلیل) کی وادی میں تھی جہاں حضرت اسحاق اور ان سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام رہا کرتے تھے۔ اسکے علاوہ حضرت یعقوبؑ کی کچھ زمین سکم (موجودہ نابلس) میں بھی تھی
- بائبل کی تحقیق کو اگر صحیح مانا جائے تو آپ کی پیدائش ۱۹۰۶ قبل مسیح کے لگ بھگ زمانے میں ہوئی اور ۱۸۹۰ق م کے قریب زمانے میں وہ واقعہ پیش آیا جس سے اس قصہ کی ابتداء ہوتی ہے، یعنی خواب دیکھنا اور پھر کنویں میں پھینکا جانا۔ اس وقت حضرت یوسف علیہ السلام کی عمر ۱۷ برس کی تھی
- مصر پر اس زمانہ میں پندرہویں خاندان (Fifteenth Dynasty) کی حکومت تھی جو مصری تاریخ میں چرواہے بادشاہوں (Hyksos kings) کے نام سے مشہور ہیں، یہ لوگ عربی النسل تھے اور فلسطین و شام سے مصر جا کر ۲ ہزار برس قبل مسیح کے لگ بھگ زمانہ میں سلطنت مصر پر قابض ہوگئے تھے۔ عرب مؤرخین اور مفسرین قرآن نے ان کے لیے "عمالیق" کا نام استعمال کیا ہے۔ ان کی حکومت میں حضرت یوسف علیہ السلام کو عروج حاصل کرنے کا موقع ملا
- چرواہے بادشاہوں میں سے جس فرمانروا کا نام مصری تاریخ میں اپوفیس (Apophis) ملتا ہے، وہی حضرت یوسفؑ کا ہم عصر تھا
- آپ ۱۷، ۱۸ سال کی عمر میں اس وقت کے مصر کے دارالسلطنت ممفس (Memphis) پہنچے، دو تین سال عزیز مصر کے گھر رہے۔ آٹھ سال جیل میں گزارے۔ ۳۰ سال کی عمر میں ملک کے فرمانروا ہوئے اور ۸۰ سال تک بلاشرکت غیرے تمام مملکت مصر پر حکومت کرتے رہے، اپنی حکومت کے نویں یا دسویں سال انھوں نے اپنے خاندان کو مصر بلا لیا اور پھر موسیٰ علیہ السلام کے زمانے تک یہ لوگ وہاں رہے

یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹے

Reuben	روبیل	1
Simeon	شمعون	2
Levi	لاوی	3
Judah	یہوداہ	4
Issachar	یساکار	5
Zebulun	زبولون	6
Gad	جاد	7
Asher	آشر	8
Dan	دان	9
Naphtali	نفتالی	10
Joseph	یوسف	11
Benjamin	بنیامین	12

الٓرٰ ۫ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۫ ﴿۱﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲﴾ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿۳﴾

الٓرٰ - الف۔ لام۔ را

تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ - یہ واضح کتاب کی آیات ہیں

مُبِیْن روشن وظاہر کردینے والا (/والی)

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا - یقیناً ہم ہی نے نازل کیا ہے اس کو عربی قرآن بنا کر

عَرَبی کے معنی فصیح اور روشن کے

لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ - تاکہ تم (اسے) سمجھو

عَقَلَ یَعقِلُ ، عَقْلاً - عقل سے کام لینا، سمجھنا

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ - ہم بیان کر رہے ہیں آپ پر (اے نبیؐ)

قَصَّ یَقُصّ ، قَصًّا و قَصَصاً - بیان کرنا

اَحْسَنَ الْقَصَصِ - بہترین سرگشت

قَصَص ، قِصَّةٌ کی جمع نہیں ہے بلکہ قَصَّ یَقُصّ کا مصدر ہے

قِصَّةٌ کی جمع قِصَص آتی ہے

بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ - اسی ذریعہ سے جس سے ہم نے وحی کیا ہے آپ پر

اَوْحٰی یُوْحِیْ ، اِیْحَآءً - وحی کرنا (IV)

هٰذَا الْقُرْاٰنَ - یہ قرآن

وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ - اور بیشک آپ تھے اس سے پہلے

اِنْ ، اِنَّ کا مخفف، مگر اِنَّ کے معنی دیتا ہے (بے شک)
(اِنْ مُخَفَّفه)

لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ - یقیناً بے خبر رہنے والوں میں سے

نَحۡنُ نَقُصُّ عَلَيۡكَ اَحۡسَنَ الۡقَصَصِ بِمَاۤ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡكَ هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ ‌ۖ وَاِنۡ كُنۡتَ مِنۡ قَبۡلِهٖ لَمِنَ الۡغٰفِلِيۡنَ ۝

قَصَص اور قِصَص میں فرق

- قَصص (قاف پر فتحہ کے ساتھ) ایک شئے کے تتبُّع اور پیچھے پڑے رہنا اور تگ و دو کرنے کے ہیں۔
- قِصص (قاف پر کسرہ کے ساتھ) جمع کا صیغہ ہے جو کہ قصہ کی جمع ہے۔ اس لفظ کے مادہ ق - ص - ص کا لغوی معنی شیء کا پیچھا کرنا اور اس کے لیے تگ و دو کرنا کے ہیں۔ اس کا مصدر قصہ بھی آتا ہے اور اسی سے قَصص بھی ہے۔
- قصہ کے لغوی ایک شیء کا پیچھا کرنا اور شیء کے لیے تگ و دو کرتے رہنا ہے
- قَصص کا معنی اثر یعنی وہ شیء جس کا پیچھا کیا جارہا ہے بھی کیا گیا ہے۔ اسی سے قصہ بمعنی داستان اور ماضی کے حوادث پر مشتمل کہانیوں کے لیے آتا ہے کیونکہ اس میں ایک انجام پانے والے حادثہ یا واقعہ کا پیچھا مسلسل کیا جاتا ہے۔ چنانچہ قصہ ان اخبار اور واقعات و داستانوں کو کہا جاتا ہے جن کی تحقیق و جستجو کی جاتی ہے۔ قَصص (قاف پر فتحہ کے ساتھ) اسی قصہ کے معنی میں آتا ہے۔ (المفردات)

الٓرٰ ۟ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۟ ۱ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۲ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ
اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ۳

ا،ل، ر یہ اُس کتاب کی آیات ہیں جو اپنا مدعا صاف صاف بیان کرتی ہے
ہم نے اسے نازل کیا ہے قرآن بنا کر عربی زبان میں تاکہ تم (اہل عرب) اس کو اچھی طرح
سمجھ سکو
اے محمدؐ، ہم اس قرآن کو آپ کی طرف وحی کرکے بہترین پیرایہ میں واقعات اور حقائق تم سے
بیان کرتے ہیں، ورنہ آپ اس سے پہلے تو (ان چیزوں سے) بالکل ہی بے خبر تھے

Alif. Lam. Ra'. These are the verses of a Book that clearly expounds the truth.
We have revealed it as a Recitation in Arabic that you may fully understand.
(O Muhammad), by revealing the Qur'an to you We narrate to you in the best manner the stories of the past although before this narration you were utterly unaware of them.

محمد اقبال

الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۚ ﴿١﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٢﴾

قرآنِ کریم کی عظمت

- سب سے پہلے قرآن کریم کو کتاب مبین کہا گیا ہے، یعنی وہ کتاب جو اپنے بیان و استدلال میں بالکل واضح ہو، جس کی ہر بات ناقابل انکار دلائل سے مبرہن ہو، جس کا انداز بحث و نظر دل نشین اور تمام الجھنوں کو دور کردینے والا ہو۔ جس کی ہر بات پنے اندر روشنی کا اتنا سامان رکھتی ہو کہ باہر سے اسے کسی ثبوت کی ضرورت نہ ہو
- پورا قرآن کریم اس پر شاہد ہے، قرآن مجید کے الفاظ کسی بھی کمزوری سے پاک، اس کے معانی انتہائی محکم، اس کے جملوں کی ساخت اور ان کی ترتیب فصاحت و بلاغت کا آئینہ ہے، اس کا انداز بیاں نہایت دلنشیں، اور تمام الجھنوں کو دور کرنے والا ہے یہ کتاب ان معانی میں بھی "کتاب مبین" ہے کہ یہ حق و باطل کو ظاہر کرنے والی اور انھیں کھول کھول کے بیان کردینے والی ہے، اس کا انداز کہیں بھی حق و باطل میں سمجھوتہ کرنے کا نہیں (شرِکت میانۂ حق و باطل نہ کر قبول کا درس دیتی ہے)
- اہل عرب کو خطاب کہ کہ اللہ کا تم پر عظیم احسان ہوا ہے کہ اللہ کی یہ سب سے بڑی نعمت تمہاری عربی زبان میں نازل ہوئی ہے تاکہ تم اس کو سمجھو، اس کی قدر کرو اور اس کو دوسروں تک پہنچاؤ اور ان کو سمجھاؤ۔

(کتاب مبین ہونے کے پہلو میں قریش کے لیے ایک دھمکی بھی ہے کہ اگر تم نے اس نعمت کی قدر نہ کی تو تم سے بڑا بد قسمت بھی کوئی اور نہ ہوگا۔ یہ جتنی بڑی نعمت ہے اتنی ہی بڑی نعمت کے سزاوار ٹھہروگے اگر تم نے اس کی قدر نہ کی)

☜ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو لغت اور عربی زبان کے قالب میں نازل فرمایا، عربی زبان میں یہ قابلیت اور گنجائش تھی کہ وحی اور معارف الٰہی کے مفاہیم و مطالب کو بیان کرسکے (عربی زبان کی اہمیت)

☜ قرآن مجید کے حقائق اورک معارف الٰہی کو سمجھنے کی شرط، عربی زبان کا جاننا ہے

الٓرٰ ۫ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ۫ ﴿۱﴾ اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲﴾

اللہ تعالیٰ نے یہ قرآن عربی زبان میں اتارا ہے تاکہ قرآن پاک کے پہلے مخاطب اس کو اچھی طرح سمجھ سکیں، کیونکہ ان کی زبان عربی تھی

اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ قرآن پاک صرف عربوں کے لیے اتارا ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ عربوں سے کہا جارہا ہے کہ تمہیں یہ باتیں ایرانی یا تورانی زبان میں نہیں سنائی جا رہیں ! بلکہ تمہاری اپنی مادری زبان میں تم سے خطاب کیا جارہا ہے تاکہ تم اس کو اچھی طرح سمجھ سکو۔ اب تمہارے لیے یہ عذر کرنے کا کوئی موقع نہیں ہے کہ قرآن پاک کی باتیں ہماری سمجھ میں نہیں آتیں !

نَحۡنُ نَقُصُّ عَلَيۡكَ اَحۡسَنَ الۡقَصَصِ بِمَاۤ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡكَ هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ ‌ۖ وَاِنۡ كُنۡتَ مِنۡ قَبۡلِهٖ لَمِنَ الۡغٰفِلِيۡنَ ۝۳

قصہ یوسف علیہ السلام - احسن القصص (بہترین سرگذشت)

- اس قصے کو بہترین کیوں قرار دیا گیا؟ (سورت کے تعارف میں اس کی وضاحت کی گئی ہے)۔ اس قصے کے اندر جتنے اسباق پوشیدہ ہیں، جتنی حکمتیں بیان کی گئی ہیں، انسانوں کی اقسام، ان کے رویے، انسانی نفسیات کی کچھ مخفی کیفیات، ان کی کمزوریاں، حکومت کے رموز، حکمرانوں کی خصوصیات، انسانی فلاح و بہبود کا بیان، اللہ تعالی کی مشیئت کا غالب آنا اور پھر جس طریقے سے اس قصے کو بیان کرکے اس کا سارا مصداق نبی کریم ﷺ اور قریشِ مکہ کو بتایا گیا اور اس قصے کے نتائج کو بھی ان مقامی حقیقتوں پر منطبق کردیا گیا، جامعیت کے اعتبار سے اتنے حیرت انگیز عناصر اس میں جمع ہیں جنھوں نے اس کو ایک بہترین سرگذشت بنادیا
- روایات میں آیا ہے کہ یہود نے مشرکین مکہ کے ذریعہ سے امتحاناً یہ سوال کیا کہ حضرت یعقوبؑ اور ان کی اولاد تو شام میں رہتی تھی پھر "بنی اسرائیل" مصر میں کیسے پہنچ گئے؟
- اس سوال کے جواب میں کئی حقیقتیں کھول کر بیان کردی گئی ہیں یوسف علیہ السلام کی سرگذشت بتا کر

← پورا قصہ آپؐ کی زبانِ مبارک سے سنوادیا گیا اور بتایا گیا کہ اب قرآن نازل ہو رہا ہے اور انسانوں میں اللہ تعالیٰ کا ایک رسول موجود ہے اور اس پر وحی اتر رہی ہے، اس کی برکت سے یہ احسن القصص آپ ﷺ کو بتایا گیا جو وہ تمہیں سنا رہے ہیں

← یہ واقعہ قرآن کے کلام الٰہی ہونے کی دلیل ہے (کہ مکہ کے لوگ اور آپ ﷺ بھی اس سے پہلے بنی اسرائیل کی تاریخ کے بارے میں کچھ نہ جانتے تھے

← اس طرح یہ واقعہ آپ ﷺ کی رسالت کی ایسی دلیل ہے جس سے کوئی بدترین دشمن ہی انکار کرسکتا ہے۔

اِذۡ قَالَ يُوۡسُفُ لِاَبِيۡهِ يٰۤاَبَتِ اِنِّىۡ رَاَيۡتُ اَحَدَعَشَرَ كَوۡكَبًا وَّ الشَّمۡسَ وَ الۡقَمَرَ رَاَيۡتُهُمۡ لِىۡ سٰجِدِيۡنَ ﴿۴﴾ قَالَ يٰبُنَىَّ لَا تَقۡصُصۡ رُءۡيَاكَ عَلٰٓى اِخۡوَتِكَ فَيَكِيۡدُوۡا لَكَ كَيۡدًا ؕ اِنَّ الشَّيۡطٰنَ لِلۡاِنۡسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيۡنٌ ﴿۵﴾

اِذۡ قَالَ يُوۡسُفُ لِاَبِيۡهِ - جب کہا یوسف نے اپنے والد سے

أبِي - باپ / والد

يٰۤاَبَتِ اِنِّىۡ رَاَيۡتُ - اے ابا جان ! بیشک میں نے دیکھا ہے (خواب میں)

أبَتِ - اصل میں أبَتِی تھا،

اَحَدَعَشَرَ كَوۡكَبًا - گیارہ ستاروں کو

اس کا اصل أبٌ ہے اور یٰآبَتِ ، یا اَبی ہے جو انتہائی ادب اور محبت کے اظہار کے لیے بولا جاتا ہے (میرے محترم ابا جان)

وَّ الشَّمۡسَ وَ الۡقَمَرَ - اور سورج اور چاند کو

رَاَيۡتُهُمۡ لِىۡ سٰجِدِيۡنَ - میں نے دیکھا ان کو اپنے لیے سجدہ کرتے ہوئے

رَاٰی يَرٰی ، رُؤْيَةً - دیکھنا، سوچنا....

قَالَ يٰبُنَىَّ لَا تَقۡصُصۡ - (باپ نے) کہا بیٹے ! نہ بیان کرنا

اِبن - بیٹا، اس کی تصغیر: بُنَيَّ - انتہائی محبت کا اسلوب

رُءۡيَاكَ عَلٰٓى اِخۡوَتِكَ - اپنے خواب کو اپنے بھائیوں پر

رُءۡيَا - خواب، (رَاٰی سے - سوتے میں دیکھنا یعنی خواب) (بیداری کی حالت میں دیکھنے پر بھی رَاٰی کا اطلاق)

فَيَكِيۡدُوۡا لَكَ كَيۡدًا - ورنہ وہ خفیہ تدبیر کریں گے تیرے لیے جیسے خفیہ تدبیر کرتے ہیں

كَادَ يَكِيْدُ ، كَيْداً - خفیہ تدبیر کرنا، سازش کرنا

كَيْد - خفیہ تدبیر، چال، سازش

اِنَّ الشَّيۡطٰنَ - یقیناً شیطان

لِلۡاِنۡسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيۡنٌ - انسان کا دشمن ہے کھلا

عَدُوّ - دشمن

وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۶

وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ - اور اس طرح چن لے گا تم کو (ج ب ي)

اِجْتَبٰى يَجْتَبِىْ ، اِجْتِبَآءً - چن لینا (VIII)

رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ - تمہارا رب اور سکھائے گا تمہیں

عَلَّمَ يُعَلِّمُ ، تَعْلِيْماً - سکھانا (II)

مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ - انجام تک پہنچنا باتوں کی

اَحَادِيْث ، حَدِيْث کی جمع (باتیں)

(أ و ل) أَوَّلَ يُؤَوِّلُ ، تأْوِيْلاً کسی چیز کا اصل کی طرف رجوع ہونا، کسی چیز کو اس کی غایت کی طرف لوٹانا، مرادِ اصلی، تفسیر، تاویل (II)

تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْث: معاملہ فہمی، بصیرت، حقیقت رسی (تعبیرِ خواب بھی)

وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ - اور وہ پورا کریگا: اپنی نعمت کو تم پر

اَتَمَّ يُتِمُّ ، تْمَاماً - پورا کرنا (IV)

اردو میں: تام، تمام، اتمام، تمت

وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ - اور آلِ یعقوب پر

كَمَآ اَتَمَّهَا - جیسے وہ پورا کرچکا ہے ان (نعمت) کو

عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ - تمہارے آباؤاجداد پر اس سے پہلے

اَبَوَىْ + كَ

اَبَوَىْ اصل میں اَبَوَيْن تھا، اضافت کی وجہ سے تثنیہ کا نون گر گیا [دونوں باپ یعنی باپ اور دادا (ابراہیمؑ اور اسحاقؑ)]

اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ - (یعنی) ابراہیمؑ اور اسحاقؑ پر

اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ - بیشک تیرا رب ہے سب کچھ جاننے والا، بڑی حکمت والا ہے

اِذۡ قَالَ يُوۡسُفُ لِاَبِيۡهِ يٰۤاَبَتِ اِنِّىۡ رَاَيۡتُ اَحَدَعَشَرَ كَوۡكَبًا وَّالشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ رَاَيۡتُهُمۡ لِىۡ سٰجِدِيۡنَ ۝٤ قَالَ يٰبُنَىَّ لَا تَقۡصُصۡ رُءۡيَاكَ عَلٰٓى اِخۡوَتِكَ
فَيَكِيۡدُوۡا لَـكَ كَيۡدًا ؕ اِنَّ الشَّيۡطٰنَ لِلۡاِنۡسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيۡنٌ ۝٥ وَكَذٰلِكَ يَجۡتَبِيۡكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنۡ تَاۡوِيۡلِ الۡاَحَادِيۡثِ وَيُتِمُّ نِعۡمَتَهٗ عَلَيۡكَ وَعَلٰٓى
اٰلِ يَعۡقُوۡبَ كَمَاۤ اَتَمَّهَا عَلٰٓى اَبَوَيۡكَ مِنۡ قَبۡلُ اِبۡرٰهِيۡمَ وَاِسۡحٰقَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ۝٦

یہ اُس وقت کا ذکر ہے جب یوسفؑ نے اپنے باپ سے کہا "ابا جان، میں نے خواب دیکھا ہے کہ گیارہ ستارے ہیں اور سورج اور چاند ہیں اور وہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں، جواب میں اس کے باپ نے کہا، "بیٹا، اپنا یہ خواب اپنے بھائیوں کو نہ سنانا ورنہ وہ تیرے درپے آزار ہو جائیں گے، حقیقت یہ ہے کہ شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے، اور ایسا ہی ہوگا (جیسا تو نے خواب میں دیکھا ہے کہ) تیرا رب تجھے (اپنے کام کے لیے) منتخب کرے گا اور تجھے باتوں کی تہ تک پہنچنا سکھائے گا اور تیرے اوپر اور آلِ یعقوبؑ پر اپنی نعمت اسی طرح پوری کرے گا جس طرح اس سے پہلے وہ تیرے بزرگوں، ابراہیمؑ اور اسحاقؑ پر کر چکا ہے، یقیناً تیرا رب علیم اور حکیم ہے

Call to mind when Joseph said to his father: "My father! I saw (in a dream) eleven stars and the sun and the moon: I saw them prostrating themselves before me. His father said: "My son! Do not relate your dream to your brothers lest they hatch a plot to harm you. Indeed Satan is man's open enemy. (As you have seen in the dream), so will your Lord choose you (for His task) and will impart to you the comprehension of the deeper meaning of things6 and will bestow the full measure of His favour upon you and upon the house of Jacob even as He earlier bestowed it in full measure upon your forefathers, Abraham and Isaac. Surely your Lord is All- Knowing, All-Wise.

محمد اقبال

اِذۡ قَالَ یُوۡسُفُ لِاَبِیۡهِ یٰۤاَبَتِ اِنِّیۡ رَاَیۡتُ اَحَدَعَشَرَ کَوۡکَبًا وَّ الشَّمۡسَ وَ الۡقَمَرَ رَاَیۡتُهُمۡ لِیۡ سٰجِدِیۡنَ ۝ قَالَ یٰبُنَیَّ لَا تَقۡصُصۡ رُءۡیَاکَ عَلٰۤی اِخۡوَتِكَ فَیَکِیۡدُوۡا لَكَ کَیۡدًا ؕ اِنَّ الشَّیۡطٰنَ لِلۡاِنۡسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ ۝

حضرت یوسف علیہ السلام کا خواب

- اس قصے کی ابتدا یوسف علیہ السلام کے خواب سے ہوتی ہے اور یہ اس قصے کی تمہید بھی ہے
- بچپن ہی سے یوسف علیہ السلام کے عادات وخصائل نہایت پاکیزہ تھے۔ شکل وصورت میں تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو غیر معمولی حسن سے نوازا تھا اور سیرت و کردار پر بھی پیغمبرانہ چھاپ تھی
- ان پاکیزہ عادات وخصائل اور سیرت و کردار کو دیکھ کر یعقوب علیہ السلام کو اندازہ ہو گیا کہ ان کے بیٹوں میں یوسفؑ وہ بیٹے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ اس کے آباؤاجداد کی وراثتِ نبوت کو آگے بڑھائے گا۔ اس وجہ سے آپ یوسفؑ سے زیادہ انس رکھتے تھے
- ایک دن آپ نے یعقوب علیہ السلام کو اپنا خواب سنایا جو آپ نے دیکھا تھا، آپ نے بتایا کہ میں نے خواب میں گیارہ ستاروں، سورج اور چاند کو دیکھا ہے جو مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔ خواب بیان کرنے میں جو تواضع ہے وہ بتانے کے انداز سے واضح ہے۔۔۔۔
- رَاَیۡتُهُمۡ لِیۡ سٰجِدِیۡنَ (میں نے ان کو دیکھا کہ وہ میرے لیے سجدے میں پڑے ہوئے ہیں) کے بیان میں طبعی جھجک اور ہچکچاہٹ
- یہ ایک غیر معمولی خواب تھا، اور یوسفؑ کا اس خواب کو سب سے پہلے اپنے والد کے علم میں لانا ان کے غیر معمولی سلیم الطبع، نیک نیت اور سعادت مند ہونے کی دلیل ہے
- اس خواب میں سورج اور چاند سے مراد آپ کے والدین ہیں اور گیارہ ستاروں سے مراد گیارہ بھائی۔ اس میں یہ بشارت تھی کہ حضرت یوسفؑ کو پیغمبری ملے گی اور اسی کے ساتھ یہ خواب آپ کے اس عروج واقتدار کی تمثیل تھا جو بعد کو مصر پہنچ کر آپکو ملا
- یہ خواب حضرت یوسف علیہ السلام کی تلاطم خیز سفرِ زندگی کا پہلا سنگِ میل ہے

قَالَ یٰبُنَیَّ لَا تَقۡصُصۡ رُءۡیَاكَ عَلٰۤی اِخۡوَتِك ....وَكَذٰلِكَ یَجۡتَبِیۡكَ رَبُّكَ وَیُعَلِّمُكَ مِنۡ تَاۡوِیۡلِ الۡاَحَادِیۡثِ وَیُتِمُّ نِعۡمَتَهٗ عَلَیۡكَ وَعَلٰۤی اٰلِ یَعۡقُوۡبَ كَمَاۤ اَتَمَّهَا عَلٰۤی اَبَوَیۡكَ ....

حضرت یعقوب علیہ السلام کی بیٹے کو ہدایت

- حضرت یعقوبؑ چونکہ اللہ تعالیٰ کے نبی تھے اس لیے وہ اس خواب کی تعبیر یقیناً سمجھتے ہوں گے (اور آپ نے اندازہ فرمالیا کہ یہ منصب نبوت پر سرفرازی کا اشارہ ہے) لیکن آپ نے اس کی تعبیر کی بجائے وہ بات کہی جس کا کہنا نہایت ضروری تھا۔
- آپ اپنے دس بیٹوں کو بھی اچھی طرح جانتے پہچانتے تھے۔ وہ اگرچہ ایک پیغمبر کے بیٹے تھے اور حضرت یوسف علیہ السلام کے سوتیلے بھائی تھے لیکن ان کے اندر اپنے عزیز باپ کی بہت کم خوبیاں جگہ بنا سکی تھیں۔ وہ عام نوجوانوں جیسے جوان تھے اور ان کی سوچ بھی عام انسانوں جیسی تھی۔ وہ معمولی باتوں سے برے اثرات لینے والے لوگوں میں سے تھے۔
- آپ نے حضرت یوسف کو تاکید کے ساتھ منع فرمایا کہ یہ خواب اپنے بھائیوں کے آگے نہ بیان کر دینا کہ کہیں وہ حسد سے جل بھن کر تمہارے خلاف کسی سازش میں سرگرم ہو جائیں
- حضرت یعقوبؑ نے اندازہ لگالیا کہ خواب کا سن کے ان کے دوسرے ۱۰ بیٹوں کا شیطان کے جال میں پھنسنے کا امکان ہے

(شیطان انسانوں میں دشمنی ڈالنے کے لیے اور ان کے درمیان مکر و فریب کو رواج دینے کے لیے کلیدی کردار ادا کرتا ہے)

- حضرت یعقوبؑ نے اس خواب کی تعبیر یوسف علیہ السلام کو بتا دی کہ (۱) اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے کام کے لیے چن لے گا اور تمہیں نبوت سے سرفراز فرمائے گا، اور یہ نعمتِ آلِ یعقوب پر بھی ہو گی (یہ نبوت ان میں چلے گی) (۲) اللہ تعالیٰ تمہیں بات کی تہہ تک اترنے کا سلیقہ بھی سکھائے گا۔ یعنی تمہیں تعبیر کا ملکہ بھی عطا فرمائے گا اور اب جو تم نے خواب دیکھا ہے تم خود جان لوگے کہ اس کی اصل تعبیر کیا ہے۔ (اگرچہ ہر پیغمبر تعبیر خواب کے وصف سے متصف ہوتا ہے، لیکن یوسفؑ اعجاز کی حد تک)

لَقَدۡ كَانَ فِیۡ یُوۡسُفَ وَ اِخۡوَتِہٖۤ اٰیٰتٌ لِّلسَّآئِلِیۡنَ ۝۷ اِذۡ قَالُوۡا لَیُوۡسُفُ وَ اَخُوۡہُ اَحَبُّ اِلٰۤی اَبِیۡنَا مِنَّا وَ نَحۡنُ عُصۡبَۃٌ ؕ اِنَّ اَبَانَا لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنِۣ ۝۸

لَقَدۡ كَانَ - بے شک ہیں

فِیۡ یُوۡسُفَ وَ اِخۡوَتِہٖۤ - یوسف اور اس کے بھائیوں (کے قصّہ) میں

اٰیٰتٌ لِّلسَّآئِلِیۡنَ - بہت سی نشانیاں پوچھنے والوں کے لیے

سَآئِلِیۡنَ ، سَائِل کی جمع (سوال کرنے والے)

اِذۡ قَالُوۡا - جب انہوں نے کہا

لَیُوۡسُفُ وَ اَخُوۡہُ - بیشک یوسف اور ان کا بھائی

اَخُوۡہُ : یوسفؑ کا حقیقی چھوٹا بھائی بنیامین

اَحَبُّ اِلٰۤی اَبِیۡنَا مِنَّا - زیادہ محبوب ہیں ہمارے باپ کو ہم سے

وَ نَحۡنُ عُصۡبَۃٌ - حالانکہ ہم ایک پورا جتھا ہیں۔

عُصۡبَۃ دس یا دس سے زیادہ افراد کی جماعت (گروہ، جماعت، جتھا)

اِنَّ اَبَانَا - بیشک ہمارے والد

لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنِۣ - یقیناً ایک بھول میں ہیں

ضَلَال : گمراہی، بھول، بے راہ روی،

اقْتُلُوا يُوسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِيْكُمْ وَ تَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ۝٩

اقْتُلُوا يُوسُفَ - قتل کردو یوسف کو

اَوِ اطْرَحُوْهُ - یا پھینک دو اسے

(ط ر ح) طَرَحَ يَطْرَحُ ، طَرْحاً۔ کسی چیز کو دور پھینکنا

اردو میں : لفظ "طرح" بنیاد، انداز، وضع، مانند کے معنی دیتا ہے

جیسے طرح ڈالنا، طرحدار (وضعدار)، طرح مصرعہ (وہ مصرعہ جس کی طرح یا اس کی مانند مشاعرے میں غزل کہی جاتی ہے)

اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ - (تاکہ) خالی ہو جائے (صرف) تمہارے لیے

خَلَا يَخْلُوْ ، خُلُوًّا و خلاءً
تنہا ہونا، خالی ہونا

وَجْهُ اَبِيْكُمْ - تمہارے والد کا چہرہ (یعنی توجہ)

وَجْه - چہرہ

وَجْه- کسی چیز کا وہ حصہ جو سب سے پہلے کسی کے سامنے آتا ہے

تَوَجَّه- دھیان کرنا، اپنا چہرہ کسی کے سامنے کرنا

وَ تَكُوْنُوْا - اور تم ہو جانا

مِنْۢ بَعْدِهٖ - اس کے بعد

قَوْمًا صٰلِحِيْنَ - نیکوکار

لَقَدۡ كَانَ فِىۡ يُوۡسُفَ وَاِخۡوَتِهٖۤ اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيۡنَ ۝٧ اِذۡ قَالُوۡا لَيُوۡسُفُ وَاَخُوۡهُ اَحَبُّ اِلٰٓى اَبِيۡنَا مِنَّا وَنَحۡنُ عُصۡبَةٌ ؕ اِنَّ اَبَانَا لَفِىۡ
ضَلٰلٍ مُّبِيۡنِ ۚ ۝٨ اقۡتُلُوۡا يُوۡسُفَ اَوِ اطۡرَحُوۡهُ اَرۡضًا يَّخۡلُ لَـكُمۡ وَجۡهُ اَبِيۡكُمۡ وَتَكُوۡنُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِهٖ قَوۡمًا صٰلِحِيۡنَ ۝٩

حقیقت یہ ہے کہ یوسفؑ اور اس کے بھائیوں کے قصہ میں اِن پوچھنے والوں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں، یہ قصہ یوں شروع ہوتا ہے کہ اس کے بھائیوں نے آپس میں کہا "یہ یوسفؑ اور اس کا بھائی، دونوں ہمارے والد کو ہم سب سے زیادہ محبوب ہیں حالانکہ ہم ایک پورا جتھا ہیں سچی بات یہ ہے کہ ہمارے ابا جان بالکل ہی بہک گئے ہیں، چلو یوسفؑ کو قتل کر دو یا اسے کہیں پھینک دو تاکہ تمہارے والد کی توجہ صرف تمہاری ہی طرف ہو جائے یہ کام کر لینے کے بعد پھر نیک بن رہنا"

Verily in the story of Joseph and his brothers there are many signs for those who inquire (about the truth).
And call to mind when the brothers of Joseph conferred together and said: "Surely Joseph and his brother are dearer to our father than we are, although we are a group of so many. Our father is clearly mistaken.

لَقَدۡ کَانَ فِیۡ یُوۡسُفَ وَ اِخۡوَتِہٖۤ اٰیٰتٌ لِّلسَّآئِلِیۡنَ ﴿۷﴾ اِذۡ قَالُوۡا لَیُوۡسُفُ وَ اَخُوۡہُ اَحَبُّ اِلٰۤی اَبِیۡنَا مِنَّا وَ نَحۡنُ عُصۡبَۃٌ ؕ اِنَّ اَبَانَا لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنِۣ ۚ﴿ۖ۸﴾

حضرت یوسف علیہ السلام کی سر گزشت

- اس قصے کی تمہید کے بعد اب اصل سرگذشت شروع ہوتی ہے چونکہ اس سر گزشت کے سنانے سے اصل مقصود داستان سرائی نہیں بلکہ ان بہت سے سوالوں کا جواب دینا تھا جو اس دور میں لوگوں کے ذہنوں میں پیدا ہو رہے تھے
- اس لیے شروع میں ہی بتا دیا گیا کہ ان سوال کرنے والوں کو اس میں تمام سوالوں کے جواب مل جائیں گے (کہ اسلام کا اور اس کے داعی کا مستقبل کیا ہے ؟ وہ کب تک اس صورتحال کا مقابلہ کرے گا ؟ اور کس طرح اس کے لیے کامیابی کے راستے کھلیں گے ؟ قرآن کریم توجہ دلا رہا ہے کہ تمہارے ان سوالوں کا جواب اس سر گزشت میں موجود ہے، اس لیے اسے غور سے سنو !
- حضرت یوسفؑ اور ان کے حقیقی چھوٹے بھائی بنیامین کی والدہ ان کی صغیر سنی میں فوت ہو گئی تھیں، یہی وجہ تھی کہ حضرت یعقوب علیہ السلام ان دونوں بے ماں کے بچوں کا زیادہ خیال رکھتے تھے۔ اس کے علاوہ اس سے محبت کی وجہ یہ بھی تھی کہ ان کی ساری اولاد میں صرف ایک حضرت یوسف (علیہ السلام) ہی ایسے تھے جن کے اندر ان کو آثار رشد و سعادت نظر آتے تھے
- ان دس بڑے صاحبزادوں کی سیرت کا جو حال تھا اس کا اندازہ آگے کے واقعات سے ہو جاتا ہے۔
- برادرانِ یوسف، حضرت یعقوب کی یوسفؑ اور ان کے بھائی کے لیے نسبتاً زیادہ توجہ اور محبت دیکھ کر سخت حسد میں مبتلا تھے اور ان کا خیال تھا ۱۰ لوگوں کا ایک جتھا ہیں (اور قبائلی زندگی میں کسی خاندان کی شان و شوکت اور قوت و طاقت کا انحصار رجال اور ان کی تعداد پر ہی ہوتا ہے) اور اپنے والد کی نسبت خیال کرتے تھے کہ وہ بڑھاپے میں میں سٹیا گئے کہ ہمیں چھوڑ کر ان دو بچوں کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں جو خود حفاظت کے محتاج ہیں

اقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ﴿۹﴾

بھائیوں کی مشاورت

- برادرانِ یوسف نے آپس مین مشورہ کیا کہ اگر یوسف کو راستے سے ہٹا دیں تو ہمارے والد کے پاس کوئی اور راستہ نہ ہوگا سوائے ہم پر توجہ دینے کے۔ گویا باپ کی توجہ سے محرومی کا علاج اس کے سوا اور کوئی نہیں کہ ہم یوسف کو قتل کر دیں یا اسے کسی ایسی سرزمین میں پھینک دیں جہاں سے وہ واپس نہ آسکے (حسد انسان کو گناہوں کے کس درجے پر لے جاتا ہے)
- چونکہ یہ فیصلہ ان کے ضمیر پر ایک بوجھ اور خلش بھی تھا اس لیے انہوں نے ساتھ یہ بھی کہا کہ یہ (ناگزیر) جرم کرنے کے بعد دربارِ الٰہی میں توبہ کرلیں گے اور اپنے احوال کی اصلاح کرلیں گے۔ (قوماً صالحین) سے دینی و اخلاقی اصلاح مراد لی گئی ہے
- ان کی مشاورت کا یہ فیصلہ ان لوگوں کے نفسیات کی بہترین ترجمانی کرتا ہے جو اپنے آپ کو خواہشات نفس کے حوالے کر دینے کے ساتھ ایمان اور نیکی سے بھی کچھ رشتہ جوڑے رکھتے ہیں
- ایسے لوگوں کا قاعدہ یہ ہوتا ہے کہ جب کبھی نفس ان سے کسی برے کام کا تقاضا کرتا ہے تو وہ ایمان کے تقاضوں کو ملتوی کرکے پہلے نفس کا تقاضا پورا کرنے پر تل جاتے ہیں اور جب ضمیر اندر سے چٹکیاں لیتا ہے تو اسے یہ کہہ کر تسلی دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ ذرا صبر کر، یہ ناگزیر گناہ، جس سے ہمارا کام اٹکا ہوا ہے، کہ گزرنے دے، پھر انشاء اللہ ہم توبہ کرکے ویسے ہی نیک بن جائیں گے جیسا تو ہمیں دیکھنا چاہتا ہے۔
- عین ایسے دوراہوں کے مواقع پر شیطان آ کھڑا ہوتا ہے اور انسان سے کہتا ہے کہ کر گذر یہ فعل، اللہ غفور الرحیم ہے اس کی توبہ کا دروازہ کھلا ہے اس سے توبہ کرلینا۔ یاد رکھنا چاہیے توبہ کرلینے کی نیت سے کیا جانے والا گناہ کی توبہ قبول نہیں ہوتی

اضافی مواد

Reference Material

قرآن کے قصص

- لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّأُوْلِي الْأَلْبَابِ مَا كَانَ حَدِيثًا يُفْتَرَى وَلَكِن تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ 12/111

اگلے لوگوں کے ان قصوں میں عقل و ہوش رکھنے والوں کے لیے عبرت ہے۔ یہ جو کچھ قرآن میں بیان کیا جا رہا ہے یہ بناوٹی باتیں نہیں ہیں بلکہ جو کتابیں اس سے پہلے آئی ہوئی ہیں انہی کی تصدیق ہے اور ہر چیز کی تفصیل اور ایمان لانے والوں کے لیے ہدایت اور رحمت

- قرآن کا ایک معتدبہ حصہ (تقریباً ایک چوتھائی سے زیادہ) ــ قصوں اور واقعات سے متعلق

قرآن تاریخ کی کتاب نہیں - پھر قصص بیان کرنے کا کیا مقصد ہے؟

- ← قرآن ایک تربیت کنندہ اور ایک انسان ساز کتاب ہے
- ← قصص کا بیان انسان کی تربیت اور اس کی کردار سازی کے ضمن میں بہت اہم ہے
- ← قرآنی قصوں میں تذکیر۔ عبرت اور نصیحت کا وافر سامان
- ← انبیاء کے قصص میں موجود نصائح حقیقت میں زندگی کے لیئے بہترین زادِ راہ ہیں
- ← یہ زادِ راہ آپ ﷺ اور دوسرے مومنوں کو ثابت قدم رکھنے کے لیئے

قرآن کے قصص

قرآن تاریخ کی کتاب نہیں - پھر قصص بیان کرنے کا کیا مقصد ہے؟

- ان واقعات کے بیان کرنے کی ایک بڑی غرض انذار اور عبرت آموزی ہے، یہ قصص ایک ذکر اور درسِ نصیحت ہیں۔ كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ اٰتَيْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا - (طٰہٰ 99)، اے نبی ﷺ، اس طرح ہم پچھلے گزرے ہوئے حالات کی خبریں تم کو سناتے ہیں، اور ہم نے خاص اپنے ہاتھ سے تم کو ایک "ذکر" (درسِ نصیحت) عطا کیا ہے
- ان قصص سے نبی ﷺ کو تسکین و تشفی دی گئی ہے کہ حق و باطل کی اس لڑائی میں حق کو فتح حاصل ہو گی اور باطل سرنگوں ہو گا۔ اس باب میں اللہ کی سنت نا قابلِ تغیر ہے:

وَكُلًّا نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ۔ اور ہم رسولوں کے حالات کی ایک ایک خبر آپ سے اس لیے بیان کرتے ہیں کہ اس کے ذریعہ آپ کے دل کو مضبوط کردیں (ہود: 120)

- .

قرآن کے قصص

قصص القرآن کیسے موئثر ہیں ؟

- ← قرآن کریم نے انسانی ارتقاء وکامیابی اور فوز وسعادت کامدار آخرت میں کامیابی اور فلاح کو ٹھہرایا ہے
- ← اس سعادت کے حصول کی ترغیب کے لیئے۔ قرآن نے تاریخ کے کامیاب اور ناکام انسانوں اور قوموں کے حقیقی واقعات کا آئینہ دکھایا
- ← انسانی زندگی کی کامیابی کے لیئے لامحدود رہنمائی، حکمت اور عبرت کاسامان۔
- ← ہر طرح کے انسانی کردار کی مثالیں اور واقعات اس کتاب میں موجود ہیں
- ← حضرت علیؓ کا اپنے فرزند حضرت حسنؓ کے نام تاریخی وصیت نامہ :

" اے میرے بیٹے اگرچہ گزشتہ لوگوں کی عمر یکجا مجھے حاصل نہیں تاہم میں نے ان کے اعمال دیکھے ہیں ،ان کے واقعات میں غور و فکر کیا ہے اور ان کے آثار کی سیر و سیاحت کی ہے اس طرح سے گویا میں ان میں سے ایک ہو گیا ہوں، بلکہ اس بناپر کہ میں نے ان کی تاریخ کے تجربات معلوم کیئے ہیں تو گویا میں نے ان کے اولین واخرین کے ساتھ زندگی گذاری ہے "

قرآن کے قصص

یہ دنیاوی قصوں سے کس طرح مختلف ہیں ؟

- ان قصص کو الف لیلوی داستانوں سے کوئی نسبت نہیں
- یہ قصص حقیقی ہیں با مقصد، پیغام کے حامل، اور حکمتوں سے لبریز ہیں جنہیں ہدایت کے مقصد سے بیان کیا گیا ہے
- یہ اعلیٰ مقام اور قدر و منزلت کے حامل قصص ہیں
- یہ قصص محض داستانیں نہیں - تذکیر اور پند و نصائح کے خزینے ہیں (عقل مندوں کے لیے عبرت اور مومنین کی لیے ہدایت کا سبب ہیں)
- ان میں کوئی افسانہ نگاری نہیں ، کوئی ملمہ سازی نہیں
- یہ واقعات خرافات، ابہامات، دروغ گوئیوں، ثناخوانیوں، تحریفوں اور مسخ شدہ پیوندوں سے پاک ہیں
- یہ قصص خیر و شر کی معرکہ آرائیوں کی بہترین عکاسی ہے
- خیر کے علمبرداروں کیلیئے موجبِ سکینت اور تسلی

قرآن کے قصص

قصص القرآن کی خصوصیات

- قرآن کو عام فہم بنانے میں قصص کا ایک اہم کردار
- ہر طبقے، ہر مکتبۂ فکر اور ہر ذہنی سطح کے افراد کے لیئے قابلِ فہم
- کاروانِ دعوت و عزیمت کے واقعات حکیمانہ پیرائے میں
- ایمان کی تازگی اور بڑھوتری کا سامان
- بنیادی عناصر - دعوت، تذکیر، عبرت، نصیحت، اور اعلیٰ اخلاقی اقدار - مجموعی طور پر مطلوبہ انسانی کردار کی تعمیر
- سننِ الٰہی کا بیان اور انسانی معاشرے کی نجات و ہلاکت کے قوانین سے آگاہی
- شریعتوں کے اصول اور دعوتِ الٰہی کی اہم ترین بنیادی تعلیمات کا بیان

قصص کے مختلف اجزاء مختلف مقامات پر کیوں ؟

- قرآن کسی واقعے کا اتنا ہی حصہ بیان کرتا ہے جتنا بیان کیئے جانے والے مضمون سے متعلق ہے
- یہی وجہ ہے کہ ایک قصہ مختلف مقامات پر کئی بار آیا ہے

قرآن کے قصص

قرآن میں کس طرح کے قصص؟ قرآن میں تین قسم کے قصص ہیں

1. **سابقہ انبیاء علیہ السلام کے واقعات** (25 انبیاء علیہ السلام)

   موسیٰ علیہ السلام کا قصہ 30 سے زیادہ سورتوں میں 130 مرتبہ مذکور

2. **غیر انبیاء کے واقعات** (13 افراد و شخصیات)
3. **آپ ﷺ سے متعلق** واقعات (30 واقعات)

سابقہ انبیاء علیہ السلام کے واقعات - کس قسم کے انبیاء کا تذکرہ؟

- ← وہ انبیاء جو اہم مکارمِ اخلاق کے خصوصی طور پر نمائندہ ہیں
- ← جن کے قصص میں صبر، شکر، ہجرت، قربانی، جابر حکمرانوں کے سامنے کلمۂ حق کہنے کا تذکرہ ہے
- ← وہ انبیاء جو ان اوصاف کا عملی نمونہ اور سراپا مجسم ہیں
- ← آپ ﷺ ان تمام خوبیوں اور کمالات کا مجموعہ ہیں
- ← آپ ﷺ کا تذکرہ سب سے زیادہ- غزوات، ہجرت، فتح مکہ نیز ہر موقع پر
- ← سیرت کے ماحول میں — آپ ﷺ کی معیت میں — کردار پہ اسکا اثر

آیات ۱ - ۹ (اہم نکات)

- قرآنِ مجید حقائق اور معارف الٰہی کو بیان کرنے والا اور ہدایت کا واضح راستہ دکھانے والا ہے۔
- اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو لغت اور عربی زبان کے قالب میں نازل فرمایا، عربی زبان میں قرآن مجید کے نازل ہونے کا فلسفہ ، یہ ہے کہ یہ زبان سلیس اور وسیع ہے۔
- قرآن کے عربی ہونے کا ذکر کہ جو قرآن میں دس مواقع پر آیا ہے ان لوگوں کا جواب ہے جنہوں نے پیغمبر اکرم ﷺ پر تہمت لگائی کہ انھوں نے یہ آیات ایک عجمی شخص سے یاد کی ہیں اور قرآن کے مضامین ایک فکر کا نتیجہ ہیں نہ کہ سرچشمہ وحی سے پھوٹے ہیں۔
- قرآن مجید، پڑھنے اور سمجھنے کی کتاب ہے (لعلکم تعقلون)، قرآن اندھی تقلید کی نہیں، تعقل کی دعوت دیتا ہے
- عقل کو دعوت دینا قرآن کی حقانیت کی دلیل ہے ورنہ جن کی دعوت حق پر مبنی نہیں ہے وہ عقل اور عقل والوں سے اجتناب کرتے ہیں کہ کہیں ان کا راز فاش نہ ہو جائے
- قرآن مجید تمام انسان کے لیے قابل فہم کتاب ہے
- معارف اور حقائق قرآن مجید میں غور و فکر کرنا، ایک قدر و منزلت والا کام ہے۔
- حضرت یوسف (علیہ السلام) کا قصہ ایک بہترین، حکمتوں سے بھرپور خوبصورت قصہ ہے۔
- حضرت یوسف (علیہ السلام) کے واقعہ میں دقتِ نظر اور مطالعہ کرنا، معارف الٰہی اور حقائق سے آگاہی کا سبب ہے
- نبی اکرم ﷺ کا علم و آگاہی قرآن اور وحی الٰہی کے طفیل ہے۔

آیات ۱ - ۹ (اہم نکات)

- بچوں کی باتوں کا سننا، ان کے واقعات و حالات کو ان کی زبانی سننا اور انھیں بیان کرنے کی اجازت دینا ان کی تعلیم و تربیت کا حصہ ہے (والدین کا اپنے بچوں کے رحجانات سے واقف ہونا ضروری ہے)
- محبت کی کمی کا احساس ارتکاب جرم کا موجب بنتا ہے
- ان غیر ضروری باتوں کے نقل اور بیان کرنے سے پرہیز کرنا لازمی ہے جو دوسروں کے حسد کے ابھارنے کا سبب بنیں
- دوسروں کے مکر و فریب سے بچنے کے لیے کوشش کرنا ضروری ہے۔
- اولاد سے محبت کرنا اچھی عادت اور اس کا اظہار کرنا پسندیدہ بات ہے۔
- شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے، شیطان کا انسان میں دشمنی کو ظاہر کرنے کے لیے مناسب ترین طریقہ حسد ہے۔
- شیطان انسانوں میں دشمنی ڈالنے کے لیے اور ان کے درمیان مکر و فریب کو رواج دینے کے لیے کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔
- سچے خواب، پوشیدہ امور اور مستقبل کے بعض امور سے آگاہی کا دریچہ ہیں
- حسد انسان اپنے بھائی کو قتل یا جلاوطن کردینے جیسے گناہوں پر اکساتا ہے (حسد، ظلم کا موجب بنتا ہے)
- اگر اولاد میں ایک امتیازات زیادہ ہوں تو ان کے درمیان محبت میں مساوات ممکن نہیں ہوتی۔
- حصول مقصد کے لیے ناجائز ذرائع کا استعمال بالاخر ندامت، شرمساری اور ناکامی پر منتج ہوتا ہے

خواب کی حیثیت

- خواب ، فارسی زبان کا لفظ ہے، قرآن میں خواب کے لیے رُویاء کا لفظ استعمال ہوا ہے (امام راغبؒ کے مطابق رُویاء اس چیز کو کہا جائے گا جو خواب میں نظر آئے (خواب کے لیے قرآن میں احلام (حُلم کی جمع) اور منام کے لفاظ بھی آئے ہیں)
- **احلام** : بے ربط، بیہودہ اور ڈراؤنے خواب (انہیں اضغاثِ اَحلام بھی کہا جاتا ہے)، **منام** : خواب کے لیے عام لفظ
- جس طرح انسان بیداری کی حالت میں اپنے آس پاس کی چیزوں کو دیکھتا ہے اور متاثر ہوتا ہے اسی طرح حالتِ نیند میں بھی انسان کو آوازوں، احساسات اور تصاویر کا تجربہ ہوتا ہے جنہیں خواب کہا جاتا ہے
- خواب کی کئی تعریفیں کی گئی ہیں۔ حکماء نے خواب کی ایک تعریف یہ کی ہے " سوتے میں انسانی نفس کی ایک حرکت، یا نفسِ انسانی کی متعدد اشکال کی تصویر کا نام جو مستقبل کی اچھے یا برے واقعاے ت پر دلالت کرے " (دائرہ معارف اسلامیہ)
- علامہ ابن خلدون کے مطابق خواب انسان کے نفس کا اپنی روحانی حیثیت میں واقعات کی کسی جھلک کے مشاہدے کا نام ہے
- مشہور ماہرِ نفسیات سگمنڈ فرائڈ کے مطابق خواب انسان کی تحت الشعوری خواہشات کا مظہر ہے۔ انسان میں جو جذبات پوشیدہ طور پر پرورش پاتے رہتے ہیں، سوتے وقت غیر شعوری طور پر وہی خیالات خواب میں نظر آتے ہیں۔ یہ بات کچھ حد تک تو صحیح ہے لیکن بعض اوقات انسان خواب میں ایسی باتیں دیکھتا ہے جو اس کے وہم و گمان میں کبھی نہیں ہوتیں (جیسے ابراہیم علیہ السلام ، یوسف علیہ السلام اور آپ ﷺ کے خواب جن کا قرآن میں ذکر ہے ۔ایسے خوابوں کی علمِ نفسیات کے حوالے سے ٹھیک توجیہ نہیں کی جاسکتی، کیونکہ علم نفسیات خواب کو خارج کی کوئی چیز نہیں صرف نفس کی واردات قرار دیتا ہے)
- علمِ نفسیات خوابوں کے متعلق کچھ حقائق پر تو روشنی ڈالتا ہے لیکن اس کا مکمل احاطہ علم کی اس شاخ میں ممکن نہیں

اسلام میں خواب کی حیثیت

- خواب انسان کی زندگی کا ایک اہم حصہ ہے جس سے زندگی میں بعض اوقات تبدیلی بھی ممکن ہے۔ خواب کو رسول اللہ ﷺ نے نبوت کا ایک حصہ شمار کیا ہے جیسا کہ حدیث ابوہریرہ میں آپ نے فرمایا:
"خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے"۔ (بخاری و مسلم)

- خواب کی اہمیت کا اندازہ اس حدیث سے لگایا جاسکتا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا یہ مبارک معمول تھا کہ جب صبح کی نماز آپؐ پڑھا لیتے تو صحابہؓ کی طرف چہرہ اقدس پھیر کر تشریف فرما ہوتے اور پوچھتے، مفہوم: "تم میں سے کس نے پچھلی رات کوئی خواب دیکھا ہے۔" (صحیح مسلم، کتاب الرؤیا)

خواب کی قسمیں

- رسول اللہ ﷺ نے خواب کی تین قسمیں بتائی ہیں جیسا کہ حدیث ابوہریرہ میں ارشاد ہے:

- "ایک اچھا خواب جو اللہ کی طرف سے بشارت ہوتا ہے، دوسرا جو شیطان کی طرف سے غم میں ڈال دینے والا ہوتا ہے اور تیسرا جو انسان کی زندگی کے اہم خیالات کا عکس ہوتا ہے" (بخاری)

دوسری حدیثِ مبارک میں اس کی وضاحت یوں کی گئی ہے: حضرت عوف بن مالکؓ سے مروی ہے، آپؐ نے فرمایا:

" بیشک خواب کی تین قسمیں ہیں: پہلی قسم شیطان کی طرف سے ڈرانے والی من گھڑت باتیں تاکہ ابن آدم غمگین ہو۔ دوسری قسم آدمی کی بیداری کے اہم خیالات ہیں جنہیں وہ خواب میں دیکھتا ہے۔ تیسری قسم! نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے (یعنی اچھا اور سچا خواب) "۔ (سنن ابن ماجہ)

اسلام میں خواب کی حیثیت

- حضور اکرم ﷺ نے اچھے خوابوں کو مبشرات قرار دیا ہے یعنی یہ بندے کے لیے بشارت ہوتے ہیں، اور نہ صرف بشارت ہوتے ہیں بلکہ یہ نبوت کا چھیالیسواں حصہ بھی ہے۔ امام بخاریؒ نے باب المبشرات یعنی بشارت بننے والے خوابوں کا بیان کے نام سے عنوان قائم کیا ہے صحیح بخاری میں :

- عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَمْ يَبْقَ مِن النُّبُوَّةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ»، قَالُوا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: «الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ». "نبوت تو مجھ پر ختم ہوچکی اور وحی کے ذریعے جو تمھیں علم حاصل ہوا کرتا ہے اس کا سلسلہ بھی میرے بعد باقی نہیں رہے گا، البتہ نبوت کے علم میں سے جو چیز باقی بچی ہے وہ سچے خواب ہیں کہ ان کی وجہ سے بشارت کے درجے میں علم حاصل ہوتا رہے گا"

- ابو قتادہ بیان کرتے ہیں کہ اُنھوں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا کہ آپ نے فرمایا: اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، لہٰذا اُس میں بشارت ہوتی ہے۔ سو تم میں سے کوئی شخص جب ایسی چیز خواب میں دیکھے جو اُسے اچھی لگ رہی ہو تو اُس کا ذکر صرف اُسی سے کرے جو اُسے عزیز ہو۔ اِسی طرح برا خواب شیطان کی طرف سے ہے۔ چنانچہ تم میں سے کوئی شخص جب ایسی چیز خواب میں دیکھے جو اُسے بری لگ رہی ہو تو اُس کا ذکر کسی سے نہ کرے۔ تاہم اٹھنے کے بعد شیطان کے شر سے پناہ مانگتے ہوئے تین مرتبہ اپنے بائیں جانب تھو تھو کر دے اور مطمئن رہے، وہ اُس کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا (موطا)

- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: خواب تین قسم کے ہوتے ہیں: اللہ کی طرف سے خوش خبری، نفس انسانی کے مکالمات اور شیطان کے ڈراوے۔ پھر تم میں سے کوئی اچھا خواب دیکھے تو اُسے، اگر چاہے تو بیان کر سکتا ہے، لیکن کوئی ایسا خواب دیکھے جو اُسے اچھا نہ لگے تو کسی سے بیان نہ کرے، بلکہ اٹھ کر نماز پڑھے (السنن الکبریٰ، نسائی)

اسلام میں خواب کی حیثیت

- خواب کی تعبیر:
- خواب کی تشریح یا وضاحت کرنے کو تعبیر کہتے ہیں، یہ ایک مستقل علم ہے جو دنیا کی تمام قوموں میں موجود رہا ہے (اس علم کو اسلامی اصطلاحات میں تعبیر الرویاء، تفسیر الرویاء، عبارۃ الرویاء، تعبیر المنام اور تفسیر المنام کہا جاتا ہے)
- علم الرویا کے لیے انگریزی میں یا خوابوں کے سائنسی مطالعے کے لیے Oneirology کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے اور تعبیر رویاء کے لیے Oneirocritica کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے
- علماء نے خوابوں کی تعبیر کے علم کو اسلامی علوم میں شمار کیا ہے
- اسلامی تاریخ میں حضرت امام جعفر صادقؒ، حضرت امام محمد بن سیرینؒ، حضرت امام جابر مغربی، حضرت اسماعیل بن اشعث علم تعبیر میں خاص مقام رکھتے ہیں، خاص طور پر حضرت امام محمد بن سیرین کا نام اس علم میں خاص طور پر بہت نمایاں ہے
- اللہ تعالیٰ نے تمام انبیائے کرام کو خوابوں کی تعبیر کا علم عطا فرمایا
- انبیاء علیہ السلام کے علاوہ دوسرے انسانوں کی خواب کی تعبیر کرنے میں صحیح اور غلط ہونے کی دونوں امکانات موجود ہیں (اگرچہ خواب بالکل سچا ہی ہو لیکن اس کی تعبیر میں انسان غلطی کر سکتا ہے) ۔اس لحاظ سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ خوابوں کی تعبیر کا علم بالکل یقینی نہیں ہے اگر یہ اللہ کے نبی کی طرف سے نہیں ہے

اسلام میں خواب کی حیثیت

اچھے خواب کی صورتیں:

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اچھے اور بہتر خواب کی درج ذیل ۹ صورتیں بیان کی ہیں:

1. نبی اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھنا۔
2. جنت یا جہنم کو خواب میں دیکھنا۔
3. نیک بندوں اور انبیائے کرام علیہم السلام کو خواب میں دیکھنا۔
4. مقاماتِ متبرکہ جیسے بیت اللہ کو خواب میں دیکھنا۔
5. آئندہ پیش آنے والے واقعات کو خواب میں دیکھنا، پھر وہ واقعہ ویسا ہی رونما ہو جیسا اس نے دیکھا ہے مثلاً دیکھا کہ ایک حاملہ کو لڑکا پیدا ہوا پھر واقعی لڑکا پیدا ہو۔
6. گذشتہ واقعات کو واقعی طور پر خواب میں دیکھنا مثلاً دیکھا کہ کسی کا انتقال ہو گیا پھر انتقال کی خبر آئی۔
7. کوئی ایسا خواب دیکھنا جو کوتاہی پر آگاہ کرے مثلاً خواب دیکھا کہ کتا اس کو کاٹ رہا ہے۔ اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ غصیلا ہے، اپنا غصہ کم کرے۔
8. انوار اور ستھرے کھانوں کو خواب میں دیکھنا مثلاً دودھ، شہد اور گھی کا پینا۔
9. ملائکہ کو خواب میں دیکھنا۔ (حجۃ اللہ البالغہ)

اسلام میں خواب کی حیثیت

سچا خواب؟

- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا : أَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْأَسْحَارِ (ترمذی) یعنی رات کے آخری حصے کا خواب زیادہ سچا ہوتا ہے کیونکہ پچھلا پہر عام طور پر دل ودماغ کے سکون کا وقت ہوتا ہے، اس وقت نہ صرف یہ کہ خاطر جمعی حاصل رہتی ہے بلکہ وہ نزول ملائکہ، سعادت اور قبولیت دعا کا بھی وقت ہے۔ اس لیے اس وقت کا دیکھا ہوا خواب زیادہ سچا ہوتا ہے تاہم کسی خواب کے بارے میں یقین کے ساتھ نہیں کہا جاسکتا ہے کہ یہ خواب سچا ہے اور اس کا وقوع یقینی ہے۔ اس لیے کہ اچھا خواب اللہ کی طرف سے محض ایک رہنمائی ہوتی ہے کوئی حجت شرعی نہیں۔ خواب میں دیکھی ہوئی چیز جب واقع ہوجائے تواس کے متعلق یقین ہوجائے گا کہ خواب سچا تھا
- البتہ اگر رسول اکرم ﷺ کو کسی نے خواب میں دیکھا تو وہ خواب سچا اور صحیح ہوگا، اس میں جھوٹ یا دھوکہ کا کوئی شائبہ نہیں، حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے درحقیقت مجھ کو ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا۔ (مشکوٰۃ)
- لیکن علماء نے اس حدیث کی شرح میں بیان کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھنے کا یہ مطلب نہیں کہ اس شخص پر وہ احکام عائد ہوں جو واقعتاً آنحضرت ﷺ کے دیدار و صحبت کی صورت میں ہوتے ہیں یعنی نہ تو ایسے شخص کو صحابی کہا جائے گا اور نہ اس چیز پر عمل کرنا اس کے لیے ضروری ہوگا جس کو اس نے اپنے خواب میں آنحضرت ﷺ سے سنا ہوگا، دین میں یہ خواب حجت نہ ہوگا اس لیے دین اللہ کی طرف سے نبی اکرم ﷺ نے مکمل طور پر پہنچا دیا تھا اپنی زندگی میں

اسلام میں خواب کی حیثیت

حوالہ جات اور مزید کتب برائے مطالعہ

1. تعبیر الرؤیا، اردو ترجمہ - علامہ ابن سیرین
2. خواب کی حقیقت : تحقیق کی روشنی میں - ڈاکٹر غلام قادر لون
3. خوابوں کی تعبیر کے اصول و ضوابط - ڈاکٹر حافظ محمد زبیر
4. خواب اور تعبیر - محمد اختر صدیق
5. خوابوں کی دنیا - ابن قیم الجوزیہ کی کتاب کا ترجمہ
6. Islamic Dream Interpretation by Dr. Abu Ameenah Bilal Philips
7. Dreams and Visions in Islamic Societies by Ozgen Felek
8. The Interpretation of Dreams by Sigmund Freud
9. Man and His Symbols by Carl Jung